# غیر محرم کا شرعی حکم

تصنیف

محبِّ اعلیٰ حضرت فقیہ اسلام
ابوالولی محمد عبد الرحمٰن محبی قادری علیہ الرحمہ

ناشر
سرکارِ محبی اکیڈمی
علی نگر پوکھر ٹولہ بسفی مدھوبنی بہار

# غیر محرم کاشرعی حکم

تصنیف

محبِّ اعلیٰ حضرت فقیہ اسلام

ابوالولی محمد عبدالرحمن محبی قادری

علیہ الرحمہ

ناشر

سرکارِ محبی اکیڈمی

علی نگر پوکھر ٹولہ بسفی مدھوبنی بہار

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | غیر محرم کا شرعی حکم |
| تصنیف | : | علامہ شاہ عبدالرحمٰن سرکار محبی علیہ الرحمہ |
| صفحات | : | 23 |
| سن اشاعت | : | 2012 |
| ناشر | : | سرکار محبی اکیڈمی، علی نگر پوکھر اٹولہ بسفی در بھنگہ بہار |
| قیمت | : | |


## ملنے کا پتہ

سرکار محبی اکیڈمی علی نگر پوکھر ٹولہ بسفی مدھوبنی بہار

رضا اکیڈمی ممبئی

رضوی کتب خانہ پوکھریرا شریف

المؤسسۃ الواجدیہ در بھنگہ

القلم فاؤنڈیشن سلطان گنج پٹنہ ۶ بہار

نشاط بکڈپو آسنسول بنگال

فیضی کتاب گھر مہسول چوک سیتامڑھی



## شرفِ انتساب

مرشد سرکار محبی تاجدار کاشغر حضرت سید داتا نورالحلیم شاہ کاشغری علیہ الرحمہ مدفن ومزار وادئی نور

نستہ رسول پور، بھروارہ ضلع در بھنگہ بہار

اپنے والدین کی مغفرت کا طالب

محمد ریحان رضا انجم رحمانی

## نذرِ عقیدت

خلیفۂ سرکار عبدالعلیم آسی وحضور حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد ولی الرحمٰن قادری علیمی علیہ الرحمہ (و ۱۳۰۵ھ ر ۱۳۷۰ھ مدفن روضہ سرکار محبی میں باب ولی کے سامنے)

شہزادۂ اکبر وجانشین سرکار محبی۔ تلمیذ ارشد حضور محدث سورتی، مرید سرکار آسی، فیض یافتہ حضرت خاکی علیہم الرحمہ

اور

خلیفہ حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا شفاء الرحمٰن قادری رضوی علیہ الرحمہ

(و ۱۳۰۹ھ ر ۱۳۴۹ھ مدفن صحنِ مدرسہ نورالہدیٰ پوکھریرا شریف)

بھتیجہ وداماد سرکارِ محبی، تلمیذ محدث سورتی، آپ شدھی تحریک میں سرکارِ محبی کی جانب سے نمائندہ بنا کر بھیجے گئے اور حضور مفتی اعظم ہند وشیر بیشہ اہل سنت اور صدر الافاضل علیہم الرحمہ کے ساتھ آگرہ اور اس کے قرب وجوار میں نمایاں خدمات انجام دیے۔

خاک پائے اولیاء و علماء

محمد ریحان رضا انجم رحمانی

9430866584

# پیش لفظ

امین شریعت حضرت مفتی عبدالواجد قادری صاحب قبلہ مدظلہ

شیخ الاسلام والمسلمین، نور العارفین حضرت مولٰینا شاہ عبد الرحمٰن مجبےٰ اعلی اللہ تعالیٰ مقامہ کا ایک نصیحت آمیز احکام شرع آموز منظوم رسالہ ''دیور بھاوج'' نظر نواز ہوا جسمیں حضرت ممدوح علیہ الرحمہ نے بعض محرّمات کا ذکر فرماتے ہوئے نامحرموں کو ان سے بچنے اور اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کا شعری زبان ہیں مؤثر پیغام دیا ہے۔ جگہ جگہ نصوص وطعیہ کے ذریعہ حدود شرع سے تجاوز کرنے والیوں کو عذاب آخرت سے ڈرایا ہے۔ حضرت والا نے اپنے افکار و خیالات کو جس انداز سے نظم میں ڈھالا ہے اس سے حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمہ کا ہیوٗلٰی ابھر کر سامنے آ گیا۔ اگر شعروں کا تسلسل اور نصیحتوں کا انداز دیکھنا ہو تو پڑھیۓ اور جھومیۓ

گنہ ہوتے ہیں صحبتوں سے تمام ::: اسے یاد رکھ گر تو ہے نیک نام

نہ مل بیٹھے بھاوج دیور سے کبھی ::: نہ نندوسیوں سے بھی ہو مخلطی

ہے نندوسیون سے بھی ملنا بُرا ::: اسے خوب دل سے سمجھ تو بُوا

وہ پھر غیر ہیں دیور نندوسیاں ::: رہے دور غیروں سے سب بی بیاں

وگرنہ گنہ ہوز نا کا ضرور ::: سمجھ لے اسے گر تو ہے ذی شعور

اسی طرح پورا رسالہ گنجینۂ نصائح ہے اور دافع قبائح ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ لائق مبارکباد ہین عزیز القدر مولانا ریحان رضا انجم مصباحی زید مجدہ کہ انہوں نے حضرت محبیٰ قدس سرہ کے علمی نوادرات کو تقاضائے وقت کے مطابق نئے آب وتاب کے ساتھ منظرِ عام پر لانے کے لئے کمر بستہ ہو چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ عزیزم مولانا فیضان الرحمٰن سبحانی سلمہ کو بھی خدا اپنے کرم کے سایہ میں رکھے کہ اس نے جناب انجم صاحب کی کاوشوں کو منظر عام پر لانے کے لئے طباعت و اشاعت میں ان کے ہر وقت ساتھ رہتے ہیں۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ غیب سے ان دونوں کی مدد فرمائے تا کہ وہ ملت مسلمہ اور مسلک رضا راضیہ مرضیہ کی بیش از بیش زرین خدمت انجام دے



سکین۔ اللہم وفقہما ببرکۃ المصطفی علیہ التحیۃ والثناء۔ والحمد للہ رب العالمین۔

عبدالواجد قادری غفرلہ

(امین شریعت) مرکزی ادارۂ شرعیہ بہار،

بانی وسربراہ الجامعۃ الواجدیہ، دربھنگہ

# تقدیم

علامہ شبنم کمالی پوکھریروی علیہ الرحمہ

شمالی بہار کا ایک ضلع مظفر پور جو چار اضلاع میں منقسم ہو کر مظفر پور، ویشالی، سیتامڑھی اور شیوہر کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ اس سیتامڑھی ضلع کا ایک مردم خیز قصبہ پوکھریرا جو تقسیم کے پہلے بھی اپنی ایک امتیازی حیثیت رکھتا تھا۔ تقسیم کے بعد اور بھی زیادہ ممتاز و معروف ہو گیا ہے اس پوکھریرا میں محض سو سال کی مختصر مدت میں میں سیکڑوں نامور اور عظیم شخصیات نے اپنی علمی، ادبی اور اصلاحی سرگرمیوں سے پوکھریرا کے نام کو انتہائی عروج و سربلندی بخشی۔ سابق مظفر پور اور حالیہ سیتامڑھی کے اس قصبہ کی حالیہ آبادی کو پونے دو سو سال سے زاید نہیں ہوئے مگر اتنی قلیل مدت میں جو اس کو غیر معمولی علمی و ادبی عروج حاصل ہوا اس میں یقیناً اس قابل قدر ہستی کے جد وجہد، محنت و مشقت، ایثار و قربانی اور مجاہدانہ جذبات و خدمات کا بے حد دخل ہے جس کو لوگ مولانا عبدالرحمٰن محیٰ کے نام سے جانتے ہیں رحمۃ اللہ علیہ۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ان پر ہمیشہ نازل ہوتی رہیں۔ آمین

**عظیم کارنامہ**: حضرت مولانا عبدالرحمٰن محیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے کارناموں میں سب سے بڑا کارنامہ پوکھریرا میں اپنی ایمانی اور عرفانی تحریک سے ایک دینی تعلیمی ادارہ مدرسہ نورالہدیٰ کا قیام ہے۔ جس وقت اس مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی اس وقت سابق ترہت کمشنری میں گنتی کے چند مدارس تھے اور پوکھریرا کے ہر چہار طرف پچاسوں میل تک کسی مدرسہ کا نام و نشان بھی غالباً نہیں تھا بلکہ اس وقت کے مظفر پور ضلع میں صرف شہر کا ایک مدرسہ نیا نیا کھلا تھا جو بدعقیدگی کا مرکز تھا۔ اسی طرح دربھنگہ شہر میں ایک مدرسہ اپنے لوگوں کا تھا اور دوسرا مدرسہ دیوبندی تحریک کا مرکز تھا۔ سیتامڑھی کے حلقے میں نیپال کی سرحد تک اور خود نیپال میں کوئی بھی مدرسہ نہیں تھا۔ حضرت محیٰ رحمۃ اللہ علیہ



نے مدرسہ کی بنیاد رکھ کر اس کو علم و ادب کا گہوارہ بنا دیا بلکہ یوں کہا جائے کہ اسے علم و ادب کا موجیں مارتا ہوا دریا بنا دیا جس دریا سے قصبہ پوکھریرا اور اس کے اطراف جوانب کے تمام مواضعات نے بلکہ پوری کمشنری نے اس سے آگے بڑھ کر یہ کہا جائے کہ صوبہ بنگال اور ملک نیپال نے اپنی اپنی تشنگی بجھائی۔ ہر جگہ کے طلباء آتے رہے اور علم و ادب سے فیض یاب ہو کر کامیاب و کامراں فارغ ہوئے۔ اس مدرسہ نے پوکھریرا کو امتیازی شان بخشی اور اسے مرکزیت کی شان عطا کی۔

**اصلاحی تبلیغی کارنامے**: حضرت مولانا عبدالرحمٰن محیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عرصہ تک خود بھی مسند درس و تدریس کو اعزاز بخشا۔ جہاں مدرسہ کے فروغ اور مفاد کے لئے ہمہ تن کوشاں رہے وہیں پابندی کے ساتھ طلباء کو درس بھی دیتے رہے۔ پورے علاقے، دور دراز کے مقامات اور نیپال میں تبلیغ دین اور اصلاح عقائد کے لئے دورے کرتے رہے۔ تقریباً ہر سال مدرسہ کے نام پر اصلاح ملت کی خاطر جلسے کراتے رہے جس میں پورے غیر منقسم ہندوستان سے جید علماء اور مقررین کرام اور پیران طریقت آتے رہے۔ یہ علماء، مقررین اور مرشدین کرام علاقوں میں زیادہ سے زیادہ وقت دیتے رہے اس طرح پورا علاقہ دیوبندیت، نجدیت اور وہابیت کے فتنوں سے محفوظ ہو گیا۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ اور خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف سے لوگوں کی وابستگی زیادہ سے زیادہ ہوتی گئی۔

سلسلۂ قادریہ کمالیہ کے شیخ طریقت اور مرشد برحق حضرت مولانا سید ابونصر حمد اللہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پوکھریرا میں ایک جلسہ کے مرقعہ سے حضرت مولانا عبدالرحمٰن محیٰ رحمۃ اللہ علیہ ہی نے ملایا تھا۔ پوکھریرا اور اس کے اطراف و مواضعات میں حضرت حمد اللہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین بھی اس وقت سے ہوتے گئے لیکن حضرت کی وفات کے بعد خصوصاً ہندوستان پاکستان میں پاسپورٹ اور ویزا اسٹم کے بعد حضرت کے جانشین محترم کا آنا بھی بند ہو گیا۔

**تصنیفی کارنامے**: حضرت محیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے علم دین کے فروغ کی خاطر مدرسہ قائم

فرمایا اور تعلیم پر آخری دم تک خصوصی توجہ رکھی۔ اصلاح اعمال اور استحکام عقائد کی خاطر جلسے کرائے اور تبلیغی دورے ہمیشہ جاری رکھے۔ وہیں تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی چلتا رہا۔ ان کے عہد میں طباعت کی وہ سہولتیں قطعی میسر نہیں تھیں جو آج حاصل ہیں پھر بھی ان کی کتابیں بریلی شریف، لکھنؤ اور پٹنہ کے مطابع سے کافی تعداد میں شائع ہوئیں۔ کچھ ایسی بھی کتابیں ہیں جو لکھی تو گئیں مگر وارثین کی غفلت، کاہلی یا مالی دشواریوں کے باعث طباعت و اشاعت کے منزل تک نہیں گذر سکیں۔

**مولانا ریحان رضا انجم مصباحی:** حضرت مولانا عبدالرحمٰن محبی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات کی تلاش و جستجو کوئی آسان بات نہیں تھی اس لیے کہ اس قیمتی اثاثہ کو محفوظ رکھنے اور جمع کرنے کا ذوق ان کے قریبی وارثین میں کسی کو میسر نہیں ہو سکا۔ نتیجہ کے طور پر سرمایہ منتشر ہو کر رہ گیا۔ اللہ بھلا کرے عزیز گرامی فاضل نوجوان مولانا ریحان رضا انجم مصباحی سلمہ المولی کا جن کے دل میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محبی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصانیف کی تلاش اور جمع کرنے کا شوق و ذوق دیوانگی کی حد تک مرحمت فرمایا۔ عزیزی انجم مصباحی نے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں اپنے طالب علمی کے دوران ہی سے یہ کام شروع کر دیا۔ اوقات فرصت اور ایام تعطیل میں مختلف مقامات کا سفر کر کے تلاش جاری رکھی۔ کبھی بریلی شریف اکابرین کے ذاتی کتب خانوں اور مرکزی کتب خانہ کی خاک چھانی۔ کبھی گھوسی حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے کتب خانہ میں تفتیش سرگردانی کے ساتھ جاری رکھی۔ کبھی خدا بخش خاں لائبریری پٹنہ میں فہرست کتب کے دیکھنے میں عرق ریزی کی۔ پھر دوسرے باثر حضرات کے واسطے سے زیروکس کروایا اس طرح کچھ کتابیں جمع کر لیں۔

مولانا انجم مصباحی پوکھریرا میں اپنے نانا جان حضرت مولانا حافظ محمد حمید الرحمٰن صاحب قادری سجادہ نشیں مدظلہ العالی (آستانہ سرکارِ محبی علیہ الرحمہ) سے ملنے کے لئے آتے رہتے ہیں اور ننیہال میں قیام دو چار دن کرتے ہیں انہیں مواقع سے مجھ سے بھی کبھی کبھی ملاقات



ہوئی تو ان کتابوں کو مجھے بھی دکھائیں اور باتیں ہوئیں۔ مجھ سے بھی بار بار حضرت محبی رحمہ اللہ علیہ کے بارے میں کچھ لکھنے پر زور دیا۔ میں نے ان سے وعدہ تو کر لیا مگر وعدہ پورا کرنے میں مصروفیات حائل ہوتی رہیں۔ آخر میں انجم مصباحی نے حضرت محبی کی منظوم تصنیف میرے حوالے کیں کہ میں اس کتاب کو اچھی طرح دیکھ لوں۔ جو الفاظ قدامت یا کرم خوردگی کے سبب صاف سے پڑھنے میں نہیں آتے ہوں وہاں قلم اٹھانے کی ضرورت ہو تو اس سے دریغ نہ کروں تاکہ کتاب اچھی حالت میں طبع ہو کر عوام کے سامنے آ سکے اور عوام و خواص اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ میں نے عزیز موصوف کی خاطر وہ کتاب لے لی جس کا نام دیور بھاؤج ہے۔ اس کو شروع سے آخر تک دیکھ لیا جہاں صفائی اور ربط کے لئے اضافہ کی ضرورت تھی وہ کام بھی کر دیا۔ لیکن اس کتاب کے بارے میں کوئی تبصرہ، تاثر یا اظہار خیال میں کافی تاخیر ہو گئی۔ اس میں بھی مصروفیات کا دخل رہا۔ پھر یاددہانی کے لئے اور کچھ لکھنے کے لئے وقت نکالا۔ اللہ کا فضل ہے جو چند باتیں اس ضمن میں آپ کے پیش نظر ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

**دیور بھاؤج:** یہ کتاب بڑی تقطیع کے سولہ صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک صفحہ ٹائٹل پیج کا ہے۔ دوسرے صفحہ پر دیباچہ ہے۔ صفحہ ۳ سے تیرہ تک یعنی گیارہ صفحات پر اصل کتاب نظم کی شکل میں ہے۔ صفحہ ۱۴ اور ۱۵ پر حضرت محبی رحمہ اللہ علیہ کی خود کہی ہوئی تین غزلیں ہیں اور صفحہ ۱۶ پر مصنف کی طرف سے ایک اشتہار ہے۔

صفحہ ۱۵ کے آخر میں ایک تحریر عبداللہ نام کے کسی صاحب کی ہے وہ عبارت چونکہ اس کتاب کے ضمن میں کچھ باتوں کو واضح کرتی ہے اس لیے پیش نظر ہے:

"**الحمد اللہ علیٰ احسانہ** کہ نسخہ ہذا سرمایۂ عقبیٰ، وعظ و نصیحت کا بھرا، بے راہوں کو راہ پر لانے والا تصنیفات سے صوفی وقت، صافئی زماں جناب مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب تخلص محبی آدام اللہ ظلہ علی رؤس الطالبین ساکن موضع پوکھریرا پرگنہ ترسٹھ، تھانہ

پوپری، ضلع مظفرپور بتاریخ ۲۰/ ماہ شعبان المعظیم روز یکشنبہ

۱۳۰۹ہجری (ﷺ) کو باحسن وزیب مطبع نامی محمدی شہر پٹنہ واقع

محلہ گورہٹہ میں سعی بلیغ سے جناب اخلاق مآب مستغنی عن توصیف

سید محمد فضل کریم صاحب کے چھپ کر فائدہ بخش ہوا''۔

(بقلم نیازمند عبداللہ عفی عنہ)

اس عبارت سے مصنف کا نام وطن، تاریخ طباعت، مطبع اور طبع کرانے والے کا علم ہوتا ہے۔اس کتاب کے صفحہ نمبر ا کے ٹائیٹل پر جو عبارت درج ہے اسے بھی ملاحظہ کریں:

ان الله ربی وربکم فاعبده هذا صراط مستقیم

لـلـلّـه الـحـمـد کـه آبـدار وعـظ از جنـاب فضيلـت مـاب مستـغـنـی عـن تـوصیف مخزن علـوم عقلی و نقلی مولوی محمد عبدالـرحـمن صاحب محبی مدظله در مطبع محمدی واقعه پٹنه سید محمد فضل کریم طبع نموده.

اس صفحہ کے بیچ میں واضح جلی حروف میں (دیور بھاوج ۱۳۰۹ہجری) لکھا ہوا ہے اور اس کے چاروں طرف دو مشہور شعر درج ہے۔

یاصاحب الجمال ویاسید البشر

من وجھک المنیر لقد نور القمر

لایمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدائے بزرگ توئی قصہ مختصر

اب صفحہ ۱۶ پر جو اشتہار ہے اس کی عبارت بھی پیش نظر فرمالیں۔

**اشتھار**

از جانب خام الاسلام محمد عبدالرحمٰن محبیٰ غفرلہ۔واضح ہو کہ نسخہ ہذا مطبع محمدی میں اہتمام سے



محبی سید محمد فضل کریم صاحب کے چھپوایا گیا ہے۔کوئی صاحب بدون حصول اجازت بندہ کے قصد طبع نہ فرماویں۔جس قدر ضرورت ہو بندہ سے طلب فرماویں۔فوراً ارسال خدمت شائقین ہوگی۔اور ایک بارہ ماسہ بجواب بارہ ماسہ سندر کلی گویا عارفون کی روح ایمان ہے زیر طبع ہے۔انشاءاللہ عنقریب خدمت شائقین میں شاہد رعنا کی طرح باحسن زیب جلوہ گر ہوگا۔والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر

محمد عبدالرحمٰن محبی ساکن موضع پوکھریرا ڈاک خانہ رائے پور ضلع مظفرپور مقیم موضع مہسول ڈاک خانہ کٹرہ ضلع مظفرپور۔

اس اشتہار سے ایک خاص بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ محبیؔ نے بارہ ماسہ کے طرز پر ایک نظم لکھی تھی جو زیر طبع سے آراستہ ہوئی۔ دوسری بات جو علم میں آئی وہ یہ ہے کہ آپ نے موضع مہسول ڈاک خانہ کٹرہ مظفرپور میں بھی قیام فرمایا۔وہیں سے اشتہار کی تحریر صفحہ قرطاس پر آئی۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتابت وطباعت کا کام بھی وہیں سے انجام پایا ہوگا۔تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ رائے پور ڈاک خانہ بہت پرانا ہے اس لیے کہ یہ کتاب آج سے ایک سو چودہ برس (۱۱۴برس) پہلے طبع ہوئی اس کے قبل ہی سے وہ پوسٹ آفس تھا۔

**اس کتاب کی حیثیت**: ظاہر ہے کہ ایک عظیم مصلح نے جہاں علمی، تحقیقی یا فنی کتابیں تصنیف فرمائی وہیں کم علم لوگوں کے لئے بھی سیدھے سادھے، ہلکے پھلکے انداز میں وعظ کے طور پر یہ کتاب لکھی ہے۔جس کا مقصد محض ان کو نصیحت و ہدایت کے ذریعہ ایک غلط اور ناجائز رسم سے روکنا ہے۔اس زمانے میں اور آج بھی لوگ اپنی کم علمی کی وجہ سے دیور، بھاوج، سالی بہنوئی کو آپسی مذاق کا رشتہ سمجھتے ہوئے پردہ نہیں کرتے۔ بھابھی اپنے دیور کو غیر محرم نہیں سمجھتی۔اسی طرح رشتے کی سالیاں اپنے بہنوئی کو محرم نہیں جانتیں۔ان کے ساتھ ہنسی مذاق، بے پردگی کے ساتھ بول چال اپنا حق سمجھتی ہیں جس کے نتیجے میں طرح طرح کے فتنے پیدا ہوتے ہیں اور عذاب الٰہی کے مستحق دونوں ہوتے ہیں۔اسی اہم ترین گمراہی اور فساد سے روکنے کی خاطر کسی متعلق شخص جس

کا نام انور علی تھا اس کی خواہش پر بالکل عام فہم لہجے اور زبان میں یہ کتاب لکھی گئی۔ اس میں بھی عوام کی دلچسپی کے لئے اسے نظم کا لباس پہنا دیا گیا۔

حضرت مولانا عبد الرحمٰن محیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اصلاحی رسالہ ۱۳۰۴ھ میں لکھا گیا تھا اور ۱۳۰۹ھ میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر قارئین کی نگاہوں سے گذرا تھا۔ جس وقت میں یہ تحریر زیب قرطاس کر رہا ہوں، جمادی الاول کی ۹ رتاریخ روز پنجشنبہ جمعرات ہے اور ۱۴۲۴ھ ہے۔ آپ خود اس سے اندازہ کرسکتے ہیں کہ اس رسالہ کو منظر عام پر آئے ہوئے ایک سو پندرہ سال تقریباً ہو چکے مگر جس بری رسم اور فعل قبیح کی نشان دہی کر کے اصلاح کی کوشش کی گئی تھی وہ رسم بد ان ایام میں وبائے مہلک اور بلائے بے درماں کی طرح ہر طرف پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔ شاید ہی کوئی گھر اس سے محفوظ ہو الا ماشاء اللہ۔ حضرت محیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور میں جو خرابی دیکھی تھی اس کے دور کرنے کی اپنی حد تک کوشش ضرور فرمائی مگر شاید اس رسالہ نافعہ کے پڑھنے والوں نے بھی اس پر پوری توجہ نہیں فرمائی اور قولی و فعلی طور پر اس کی تبلیغ و اشاعت کی کوشش نہیں کی۔ مگر ایک عالم دین، مصلح قوم اور واعظ ملت نے اپنی ذمہ داری سے ضرور سبکدوشی حاصل کی اللہ عز و جل انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

آج ہم جس دور پرفتن سے گذر رہے ہیں وہ قرب قیامت کی واضح نشانیوں کو ہمارے سامنے نمایاں کر رہا ہے۔ عورتوں میں عریانیت، بے پردگی، بے راہ روی عام ہوتی جا رہی ہے بلکہ ہو چکی ہے۔ نوجوان لڑکیاں سڑکوں پر سائیکل چلاتی ہوئی اسکول کی طرف آتی جاتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں اس میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تمیز نہیں۔ مسلمان عورتیں برقعوں کا استعمال اگر کرتی بھی ہیں تو محض فیشن کے طور پر اس لیے کہ ان کے چہرے کھلے ہوئے رہتے ہیں جو لوگوں کو دعوت نظارہ دیتے ہیں، بازاروں اور دکانوں میں بے محابا اور بے تحاشا باتیں کرتے ہوئے خریداری کرنا، بسوں اور ٹرینوں میں آزادی اور بے پردگی کے ساتھ سفر کرنا آوازوں کا بلند کرنا ان کا محبوب مشغلہ بن چکا ہے۔



ملازمت کے تمام شعبوں اور تمام دفاتر میں ان کا وجود کس طرح دکھائی دیتا ہے۔ میدان سیاست اور نظم حکومت میں ان کا عملی دخل مکمل طور پر جاری ہے۔ آج کے عہد میں مرد اور عورت خلط ملط کے ساتھ زندگی کے ایام گذار رہے ہیں۔ محرم اور غیر محرم کی تمیز اٹھتی جا رہی ہے بلکہ اٹھ چکی ہے۔

لوگ کہتے ہیں تہذیب جدید کی روشنی گھر گھر میں داخل ہوتی جا رہی ہے۔ مگر کوئی صاحب درد انسان یہ شعر پڑھتا ہوا نظر آتا ہے:

وہ اندھیرا ہی بھلا تھا کہ قدم راہ پہ تھے  
روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور ہمیں

اکبر الہ آبادی نے بہت پہلے کہا تھا:

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بی بیاں  
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا  
پوچھا جو میں نے آپ کا پردہ کیا ہوا  
بولیں کہ وہ تو عقل پہ مردوں کے پڑ گیا

اگر مردوں کی عقل پر پردہ نہیں ہوتا تو وہ اپنی بیٹیوں اور عورتوں کو بے پردہ کر کے محفلوں کی زینت نہیں بناتے۔ عورتوں کی ناموس اور عفت کا گناہوں کے عوض سودا نہیں کرتے۔ عورتوں کے لیے غیر محرم مردوں (جن سے نکاح کرنا ازروئے شرع حرام نہیں) سے مکمل پردہ کرنا ضروری ہے یہاں تک کہ وہ اپنی آوازوں کو بھی چھپائیں گی عورت کا معنیٰ ہی پردہ ہے۔ ہاں وہ حضرات جن کو محرم کہا جاتا ہے جن سے نکاح کرنا مطلق حرام ہے ان سے وہ باتیں کرسکتی ہیں اور ان کے نزدیک اپنے جسم سے صرف تین اعضاء کھلا رکھ سکتی ہیں۔ (۱) منہ (۲) دونوں ہاتھ گٹا تک (۳) دونوں پاؤں ٹخنوں تک۔ مگر وہ ادب واحترام کے ساتھ۔ باقی اور اعضاء کو ان سے بھی چھپانا چاہئے۔ شوہر مستثنیٰ ہے اس سے بیوی بے حجاب اور بے پردہ مل سکتی اور باتیں کرسکتی ہے۔ وہ محرم راز ہوتا ہے۔

غیر مسلموں اور کافروں کی باتیں تو رہنے دیجئے ان کے یہاں بے حیائی، بے شرمی اور

آزادی دیور بھاوج، سالی بہنوئی، نندوسی اور سلہج یا سمدھی سمدھن کے درمیان عام طور سے پائی جاتی ہے۔ مسلمانوں کے گھرانوں میں بھی غیر مسلموں کی دیکھا دیکھی یا مسائل سے ناواقفیت یا غفلت و لاپرواہی کے سبب یہ بری رسم سرایت کر چکی ہے کہ ان میں پردہ نہیں ہوتا، ہنسی مذاق کی لایعنی باتیں ہوتی ہیں۔ کبھی اس سے بڑھ کر ہاتھ منہ یا بدن کا چھو دینا جیسا گناہ عظیم بھی ہو جاتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ دوسرے قسم کے خدشات، آفات اور حالات بھی پیدا ہو جاتے ہیں جس کی خبریں گاہے بہ گاہے ملا کرتی ہیں۔ اس میں سچ پوچھئے تو قصور گھر کے مردوں یعنی شوہر، سسر اور شوہر کے بڑے بھائی اور دوسرے ذمہ دار لوگوں کا ہے جو جان بوجھ کر بھی ان غیر محرم لوگوں سے باتیں کرنے سے منع نہیں کرتے، سختیاں نہیں کرتے، نصیحت نہیں کرتے اگر شروع ہی سے اس کی تاکید کر دی جائے اور شریعت کا اصلی مسئلہ سمجھا دیا جائے تو اس عذاب عظیم اور بلا سے نجات مل سکتی ہے اور بیبیاں پاکباز رہ سکتی ہیں۔

حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ''الحمو الموت'' دیور (شوہر کے قریبی رشتے کے بھائی لوگ) موت ہیں۔ چونکہ شوہر کے حقیقی چھوٹے بھائیوں، خالہ زاد، پھوپھی زاد، چچازاد، ماموں زاد بھائیوں کا رشتہ داری کی وجہ سے گھر میں آنے جانے کا سلسلہ جاری وساری رہتا ہے خاص کر حقیقی بھائی تو گھر کا ایک فریق ہونے کی وجہ سے گھر میں رہتا سہتا، کھاتا پیتا، سوتا جاگتا اور آتا جاتا رہتا ہے اس سے بے پردگی اور باتیں کرنے میں خاص کر جب مذاق، تفریح اور ہنسی کھیل کی باتیں ہوں سخت ترین فتنہ میں مبتلا ہو کر بدکاری اور زنا کاری کا عظیم اندیشہ ہے اس لیے احتیاط اور اجتناب ضروری ہے۔

حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ بڑے بھائی کے لئے چھوٹا بھائی اولاد کی طرح ہے۔ اسی طرح بڑا بھائی باپ کی طرح ہے جب بڑا بھائی باپ کے مثل ہے تو اس کی بیوی ماں کے مثل ہوگئی اور دیور بیٹا کی مانند ہوگا اس کے پیش نظر دیور بھاوج کا تعلق ماں اور بیٹا کی طرح ہونا چاہئے مگر یہاں خونی اور نسلی رشتہ نہیں ہے بلکہ ایک غیر محرم کا رشتہ



ہے جس سے نکاح حرام نہیں اس لئے اس سے بھی پردہ کو واجبی اور لازمی قرار دیا گیا۔

گھر کی عورتیں خاص کر شوہر کی ماں، بڑی بہنیں اور رشتہ دار عورتیں اس اہم مسئلہ کو سمجھ کر اگر اپنی ذمہ داری کو انجام دیں اور کسی بھی طرح دیور کو بھاوج سے مذاق کرنے، باتیں کرنے یا مل بیٹھنے کا موقعہ نہ دیں تو جہنم کے عذاب سے خود بھی محفوظ رہیں گی اور ان دونوں کو بھی محفوظ رکھ سکیں گی۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''یاایھاالذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا'' اے ایمان والو! تم اپنی جانوں اور اپنے اہل (اولاد، بیویں اور اہل خانہ) کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ خود بھی بچو اور ان کو بھی محفوظ رکھو اس میں بھلائی ہے اور آخرت میں نجات ہے۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب محیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے ایک سو پندرہ سال پہلے اپنے دل میں قوم وملت کا درد محسوس کر کے محض تبلیغ و اصلاح کی خاطر یہ منظوم رسالہ لکھا تھا۔ جن لوگوں نے اس کو پڑھا، توجہ دیا اور عمل کی کوشش کی وہ کامیاب ہوئے اور جن لوگوں نے اس رسالہ کو نہیں دیکھا، نہیں پڑھا اور نہ اس خرابی کی طرف توجہ دی ان کے گھروں، معاشرہ اور ماحول میں یہ برائیاں پھولتی، پھلتی اور بڑھتی رہیں۔ آج بھی اگر اسلامی اصول اور قرآنی تعلیم کے مطابق اپنی بچیوں اور گھر کی تمام عورتوں کو پردہ، تہذیب اور اسلامی ہدایات کے مطابق زندگی گذارنے کی نصیحت اور تلقین و تاکید کرتے رہیں تو انشاء اللہ ان کا گھر عذاب الٰہی اور آفات ناروی سے محفوظ رہے گا۔ اللہ کی رحمتوں کا نزول ان پر اور اہل خانہ پر ہوگا اور ان کی عاقبت و آخرت بہتر پسندیدہ اور رشک جنت ہو سکتی ہے۔ اللہ عزوجل توفیق خیر عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

# سرکار محبیؔ علیہ الرحمہ کی لکھی ہوئی نعتیں

مرے دل میں ہے آج سودا محمد ﷺ  سر جن کا ہے خوب غوغا محمد ﷺ

مجھے کچھ نہ پرواہ رنج و الم کی  مرے سر پہ ہے ظل فرما محمد ﷺ

نہ مانوں گا ہرگز کہا مرتدوں کا  مرا ہے وہی قبلہ وکعبا محمد ﷺ

ابھی دم میں ہوتی ہے آسان مشکل  خدا کو ہے منظور ایما محمد ﷺ

خبر روز حضرت کو ہوتی ہے تیری  نہ فرمائیں گے تم کو رسوا محمد ﷺ

پکڑ دل سے مضبوط حب نبی کو  بلا شبہ ہے عروہ و ثقا محمد ﷺ

اگر چشم دے حق تو دیکھیں یہ اندھے  جو کچھ حق نے بخشا ہے رتبا محمد ﷺ

وہی جام الفت کی خواہش ہے مجھ کو  صبی سے ہوں جس کا پیاسا محمد ﷺ

اسے بہرہ ور میں سمجھتا ہوں صاحب  ہوا دل سے جو شخص شیدا محمد ﷺ

میں کل کام اپنا حوالہ کئے ہوں  جو چاہئے کرے میرا آقا محمد ﷺ

جو ترہت میں بے کس محبیؔ ہے ساکن  اسے لوگ کہتے ہیں شیدا محمد ﷺ

## نعت پاک مصطفیٰ ﷺ

دل اپنا ہم نے دی اک بت شکن کو  سراپا حسن شمع انجمن کو

مرے اور ان کے ہے مابین باتیں  سمجھتا کون اس رازِ کہن کو

لڑکپن سے شباب آیا ہے اپنا  دیا الفت میں اس تن بدن کو

سراپا صورتِ نرگس ہوں خیر ان  خبر کردے خدا اس بے محن کو

کسی کی کچھ نہیں وعظ و نصیحت  سرا فگندہ ہوں میں اب پنچتن کو

جھلک آتا ہے جب خورشید رُخ کا  فرح ہوتا ہے اک رنج و محن کو



گرفتار سلاسل کرکے اب دل  بیاں کرتا ہوں کل سر و علن کو

تعلق کچھ نہیں سادہ پنے میں  میاں کہہ دو یہ جا شیخ زمن کو

کہے ہے منبروں پر وعظ و اعظ  نہ سمجھے بھید طفل برہمن کو

فدائی اس کے کوچہ کا ہوا ہوں  سمجھ کر گردشِ دونِ زمن کو

خیال بے خودی دلبر سے رکھنا  محبی ترک کر اپنے علن کو

## نعت پاک مصطفیٰ ﷺ

دکھادے حسن احمد مصطفیٰ کو ﷺ  تمنا دور کردے مدعا کو

تو روائے چشم عشق مصطفیٰ میں ﷺ  کرے گی لے کے کیا نور و ضیا کو

وضو کر روتے روتے آنسوؤں سے  بچالے نار سے اب دست و پا کو

مسیحائی ہے عشق مصطفائی  کرے گا کیا کوئی لے کر دوا کو

ضرورت کچھ نہیں خلدِ بریں کی  عزیزو دیکھو روئے مصطفیٰ کو

مرض ہو یا غرض سب دفع ہوئے  نہ پوچھو کچھ نبی کے مبتلا کو

مری خاطر ہے محبوبِ الٰہی  نبی کا پاس ہے بالکل خدا کو

جہاں فرمائیں گے امت مجھے آپ  وہاں کیا گفتگو ہے انبیا کو

چلو دل کی کدورت دفع کردو  نبی کو یار جانو اور خدا کو

نہ دکھلاؤ جگر کا داغ یاں پر  کفایت ہے دکھانا مصطفیٰ کو

نبی کا عشق گر رکھتے محبیؔ  چلو ہے فیصلہ روز جزا کو

## دیباچہ

### بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خدائے کریم اور نعت رسول فخیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے فقیر محمد عبدالرحمٰن محی ابن شیخ منیرالدین حسین پوکھریروی مجھے اللہ اپنے عشق میں اور میرے والد کی روح کو ابحار رحمت میں رکھے۔ واضح ہو کہ میں نے اس کتاب کو خوف عذاب الیم سمجھ کر دردیک جنسی سے درست کیا بہ قول سعدی علیہ الرحمۃ:

تو کز محنت دیگراں بے غمی　　شاید کہ نامت نہند آدمی

(توجب دوسروں کی تکلیف سے بے پرواہ ہے تو مناسب نہیں کہ تیرا نام آدمی رکھیں)

پس دیندار خود عمل میں لائیں اور اپنے اختیار والوں کو تعلیم فرمائیں جس سے خوشی خوشی بہشت میں جائیں اور حتی الامکان (جہاں تک ممکن ہو سکے) صحبت عالماں اختیار کریں اور ان باتوں کا اثر صفائے دل ہے۔ اول دل صاف کرنا ہزاراں عبادت سے افضل ہے۔ شعر:

عند هبوب الناشرات على الحمى

يميل الغصون البان لا الحجر الصلد

ترجمہ: وقت ڈولتے ہوئے تند کے مرغزاز پر۔ جھکتی ہیں شاخیں، درخت نہ پتھر سخت من بعده انت واعمالك والى الله ترجع الامور (اس کے بعد تم ہو اور تمہارے اعمال ہیں اور اللہ کی طرف تمام امور لوٹتے ہیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خجالت کا ساقی پلا ایک جام　　کہ ہے لن ترانی کا اس دم مقام

ہے کون تیرے سوا در جہاں　　مگر ذات تیری ہمیشہ عیاں

دئے بھیج تونے نبین تمام　　شریعت کی تبلیغ پر لاکلام

ہوئے مجمع نبیوں میں خیرالانام　　محارم سر قاب و ادنیٰ مقام

اور ہیں چار اصحاب ان کے قبول　　ابوبکر عمر عثم اور زوج بتول



مجھے پیروی سب کی کرنا مدام　　مع آل و مظلوم اے خوش کلام

اماموں کی ہے پیروی پھر ضرور　　حنیف حنیفا سے ہے دل سرور

محی نہ ہو ان اماموں سے دور　　ہوا دور جو وہ پڑا دور دور

### موجب نظم　(نظم کا سبب)

مرے ہم نشیں ایک ہیں بے ریا　　عقیل و فہیم و خلیق و وفا

حبیب و محبّ رسول کریم　　رکھیں نام انوز علی العظیم

کہا مجھ سے کہ اے خادمِ مصطفےٰ　　مطیع شرع پاک خیر الورا

یہ ہے رائج قریہ رسمِ قدیم　　کہ ہیں لوگ، بے خوف عذاب الیم

دیور اور بھاوج بہم ملکے یاں　　کریں رمز و تفریح ہر اک عیاں

یہ ہے آں حضرت سے یا کہ نہیں　　مجھے اس کا مصداق دیجے بہ دیں

کہا ان سے در وعظ بین الکلام　　جو شایاں ہے وارث نبی کے تمام

کہا مجھ سے اس پہ کہ اے مہرباں　　کریں آپ اسے نظم بہر جہاں

مگر ہو نہیں لفظ لغوی کہیں　　کہ ان پڑھ سمجھ جاویں اس کو وہیں

بناتا ہوں میں اس پر جو ہوں غلطیاں　　بنائیں اسے عالمانِ زباں

الٰہی ترا رحم خواہاں ہوں میں　　محبّ سے بہم دست و داماں ہوں میں

### فی الواعظ　(نصیحت میں)

قل الحق وان كان مرا　ترجمہ: حق بات کہہ اگر کڑوی لگے

یہی کہہ گئے میں حبیب خدا　　سنو مومنو! دل سے ان کا کہا

کہ حق بات کہنا تجھے ہے ضرور　　اس میں ہے راضی علیم الغیور

کسی کو اگر تلخ یا خوش لگے　　تمہیں امر مولا کا کہنا پڑے

گدھ اور خچر کی ہوگی تمہا[illegible]　　نہ کی جو ہدایت خدا کی پڑھا

قال النبی ﷺ من تمسك بستی عند فساد امتی فله اجرمائة شهید،، ترجمہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری رسی کو مضبوطی سے پکڑا تو اس کے لئے سو شہید کا اجر ہوگا۔

حبیب خدا رہ نمائے جہاں
یہ فرماتے ہیں کہ اے میری امتاں
زماں آوے ایسا بگڑ جائیں لوگ
اٹھے فتنہ کا دل میں ہر اک کے روگ
جواں مرد ہو کوئی ان میں اگر
برائی سے آئے بہ سوئے خیر
ملے سو شہیدوں کا بارے اجر
رہے رحمت حق میں وہ سر بسر

خدا اس سے خوش ہو بدونو جہاں
رسول اس سے راضی رہے بے گماں

سنو دل سے یارو نبی کا کلام
رہے آخری دور میں فتنہ عام
بہت لوگ بگڑے ہیں دنیا میں ہائے
مجھے ان کی غفلت یہ آتا ہے وائے
کرو پیروی دیں کی بہر خدا
کہ تا ہوئے آساں حساب جزا
چھوڑو رسم جد و ابا جان کر
کہ تا پیش حق ہوئے جنت میں گھر
سنو دیور بھاوج یہاں سے سبھی
میں کہتا ہوں تم کو بہ قول نبی
کرے یہ طریقہ محمد سے دور
کرو یاد یہ مسئلہ دل سرور

قال اللہ تعالیٰ والذین هم لفروجهم حافظون الا علی ازواجهم اوماملكت ایمانهم فانهم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذالک فاولئک هم العدون ترجمہ: اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں پر یا اپنی لونڈیوں پر بے شک وہ لوگ ملامت کئے ہوئے نہیں ہیں پس جو کوئی اس کے علاوہ ڈھونڈے پس وہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔

یہ ہے قول رب ہمہ عالماں
کیا جس نے پرہیز غیروں سے جل



سوا اپنی جورو اور لونڈی کے عام
نہ رکھ اختلاطی کا ہرگز مقام
کیا ترک گر غیران دو کے یاں
ملے گی تمہیں عیش باغ جناں
وگر نہ کیا ان سے تو در گذر
تو بس جانیو بھائی اس سے ضرر
بہت ہے بری اس کی اس دن سزا
کسی غیر کو دیکھنا مشفقا
ہے جس طرح بھاوج یا جیسے دیور
یہ غیر شرع ہیں نہ کرنا نظر
بہت دیکھنے کی ہے بھاری سزا
زنا میں یہ شامل ہے اے پارسا
صحیحین میں حضرت سے ہے یہ کلام
زنا دیکھنا چشم کا ہے لم
نبی کا زنا کہنا ٹھٹھا کی بات
نہیں یاد رکھ دل میں اے ذی صفات
پھر ہے اصح مسلم میں ایسا لکھا
کسی غیر کو دیکھنا برملا
زنا آنکھ کا اور زنا کان کا
ہے اس ڈھب کی باتوں کا کرنا دلا
زنا ہاتھ کا تھامنا غیر کو
بہ تفریح دل چسپ اے نیک خو
نظر ہو بری اس میں یا گر نہ ہو
یہ بے شک زنا ہے اسے جان لو
ہدایہ اور عینی شرح کنز میں
یہ لکھتا ہے حضرت سے راوی سنین
حسین زن کی جانب کرے گر نظر
نظر ہو وہ شہوت کی اے پر ہنر
اسے حشر کے دن خدائے کریم
کرے مبتلا یوں عذاب الیم
کرے گرم شیشہ رکھے آنکھ میں
وہ ہاتھیں جو نا محرموں کو چھوئیں
تو انگل دوزخ سے لاکر ملک
رکھیں ان کے ہاتھوں پر اے بے نمک
بہت غم ہے اس دن کا بھاوج دیور
ذرا چنگی رکھو جو تم ہاتھ پر
تو جلنے لگے اور کرو آہ و
ذرا حشر کی آگ بھی یاد ہو
ذرہ نا ہے دنیا کا بھاوج مزا
اسی میں دیور تم بھی مت بھول جا
سزا دونوں کی ہوگی محشر کے روز
پڑھو یہ دعا دل سے اے دل فرد

اللھم انی اعوذبک من النفس الامارۃ وھو یھدی بالسوء والفحشاء انک انت العلیم الحفیظ۔ ترجمہ: اے اللہ بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں برائی کا حکم دینے والے نفس سے وہی برائی اور بدکاری کی راہ دکھاتا ہے۔ بے شک تو ہی علیم اور حفیظ ہے اس کی برائی کو جاننے والا اور برائی سے حفاظت فرمانے والا ہے۔

کرو اپنے شوہر کی طاعت مدام — رکھو اور غیروں سے ہرگز نہ کام

رکھو تم بھی زوجہ ہی اپنی سے کام — نہیں بھاوج غیرہ اے نیک نام

نظر جا پڑے گر کسی پر کہیں — تو لے پھیر فورا نہ کردو یہیں

لکھے ہیگا مشکوٰۃ میں مرد چند — ازاں ترمذی ، دارمی احمداند

کہ فرمایا ہے یہ علی سے خطاب — کہ دوئیم نگہ ہے علی بس خراب

کہ دھوکے سے گر جا پڑے اک نظر — تو کر دوسری سے ضروری حذر

ملے تاکہ تم کو ثواب عظیم — کرے فضل تم پر خدائے کریم

سنو عورتوں تم کو چھپنا یہاں — دیور اور بھائی خلیرا سے جان

چچرا ممیرا پھوپھیرا تمام — نکح جس سے جائز ہے اے نیک نام

چھپو سب سے گرچہ اندھا بھی ہو — یہی حکم حضرت کا ہے مان لو

یہ راوی لکھا دیکھ مشکوٰۃ میں — سنیں جان سے اس کو سب عورتیں

کہ میمونہ اور ام سلمہ جناب — تھیں حضرت کے نزدیک بہر ثواب

کہ عبداللہ بن ام مکتوم آ — پکارا کہا آپ نے سب کو جا

کہا ام سلمہ نے اے رہ نما — یہ اندھا ہے مشکل ہے ہمیں دیکھنا

کہا آپ تم دونوں کو ہے چشم — تمہیں دیکھنا اس سے کب ہے کم

کہو بھاوجو پھر اب کیا رہا — کہ جب دیکھنا شرع سے ہے منا (منع)

کہو پھر ہے دیور سے ٹھٹھا کیا — تمہیں بولنا ہنس کے اے بے حیا



دکھانا بدن اس کو ہو کر کے نیچ — تمہیں جا لگانے کی دوزخ کے بیچ

قال النبی ﷺ۔ لعن اللہ علی الناظر و المنظور الیہ ترجمہ: حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دیکھنے والے پر اور جس کی طرف دیکھا جائے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

ہے لعنت خدا کی وہ دونوں کے تئیں — جو دیکھے دکھاوے کسی کو کہیں

کہو بھاوج اب تم کہاں کی رہی — نہ یاں کی رہی اور نہ واں کی رہی

کرے جس پہ لعنت خدائے جہاں — جگہ اس کی ہوتی بی بیو پھر کہاں

جہنم میں ہوں گے بہت سے عذاب — یہ دیور سے ملنا بہت ہے خراب

اور ہے در مختار میں یوں لکھا — جواں زن نہ مردوں میں منہ کر کھلا

سنو جب جو منہ کھولنے میں عذاب — تو پھر ٹھٹھا دیور سے اے بے حجاب

ذرا خوف دل میں خدا کا کرو — ڈرو اس سے توباہ توبہ کرو

ذرا پہنو کپڑا سنبھل کر یہاں — کہ جس میں چھپے سب بدن بیبیاں

نہ ایسا کہ کھل جائے کہیں کا کہیں — نظر آپڑے غیر کی پھر وہیں

ہے باریک کپڑے کا ایسا امر — نہ لا اس کو مصرف میں اے سیمبر

یہ راوی سے مشکوٰۃ میں ہے خبر — انہوں نے سنا عائشہ سے یہ خبر

کہ اکروز اسماء پہن کر لباس — تھا باریک تئیں وہ حضرت کے پاس

کہا آپ نے پہلے منہ پھیر کر — کہ سن دختر بوبکر ایسا نہ کر

جواں عورتوں کو یہ جائز نہیں — کہ دکھلائی دے اس کا تن جز بہ ایں

اشارہ کیا کٹا ہاتھوں کے تئیں — اور پاؤں کے ٹخنوں کے تئیں منہ کے تئیں

بس اب پہونچا اور پاؤں اور منہ سوا — کھلے گر کسی سے ہے پوری سزا

رب کاسیہ فی الدنیا عاریۃ فی الاخرۃ ترجمہ: بہت سی عورتیں جو دنیا میں لباس پہنے نظر آتی ہیں وہ آخرت میں ننگی دکھائی دیں گی۔

سنو عورتو تم اس کو گوش دو / لباس اپنا باریک ہرگز نہ لو
لباس ایسا رکھو کے چھپ جائے تن / نہ دکھلائی دے اس کے اندر سے تن
کہی جاؤ تم جس سے ننگی تمام / کہیں نثر میں دیکھ کر خاص و عام
کہ لاحول کیسی تھی بدبخت زن / کہ دنیا میں دکھلاتی تھیں اپنا تن
غضب ہو نہ کیوں ان پر اس دم عیاں / یہ باریک رکھتی تھی کپڑا یہاں
ادب چاہئے تجھ کو اے بے ادب / ذرا میرے کہے کو بھی مانو اب

## مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتے ھیں

از خدا خواہیم توفیق ادب / بے ادب محروم گشت از فضل رب
بے ادب خود را نہ تنہا داشت بد / بلکہ آتش درہمہ آفاق زد
ہر کہ گشتہ بے ادب گشتہ پلید / حق تعالیٰ گفت در قرآں مجید

مولانا روم فرماتے ہیں:

ترجمہ: خدا سے ہم ادب کی توفیق مانگتے ہیں۔ بے ادب رب کے فضل سے محروم ہوگیا۔ بے ادب نے اپنا ہی تنہا برا نہ کیا بلکہ اس نے پوری دنیا میں آگ لگادی۔ جو بے ادب ہوگیا وہ ناپاک ہوگیا۔حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

تمہیں عورتوں سے بھی پردہ ضرور / نہ ان کو بھی دکھلاؤ تن بے ضرور
نہانے میں مت کھول دو اپنا تن / کہ تادیکھ لیں تن کو پھر غیر زن
بری ہے رسم یہ بھی ہندوستاں / نہاتی ہیں سب عورتیں ننگیاں
شرم ہے شرم ہے شرم ہے شرم / بری ہے رسم یہ بھی یارو قسم
ہر اک مرد دیں اپنی زن کو سکھا / نہ ننگا کریں اپنا تن پارسا
مگر ہاں ضرورت میں تن کو دکھا / مثل دایہ جنتی کا اے مہ لقا
یہ دیور سے کرتی ہو جو تم مزاح / سنو اس کا دوزخ میں ہوگا فلاح



گنہ اس میں اتنے کا ہو برملا / گنہ ہاتھ کا اور گنہ آنکھ کا
گنہ لب کا ہو اور گنہ پا کا ہو / یہ مجمع گنہ ہے اسے باز ہو
سوااس کے تم میں اگر عذر ہو / کہ یہ رسم جاسکتی ہے کب سنو
دیور سے کریں کیسے پردہ حضور / وہ ہے آنے والا یہاں پر ضرور
کرو ایسے کلموں سے تو باہ تم / ہوئے ہیں بہت ایسے وہموں سے گم
بہت ایسے وہموں سے ہوں گے خراب / جہنم میں دیکھیں گے بئس العذاب
وہ آئے ضرورت میں پھر تم کو کیا / انہیں دیکھ لو اپنا تم منہ چھپا
وہ کر کام اپنا ہی جاوے چلا / تمہیں اس کے آنے سے پھر کیا ہوا
اگر نہ ہو شیطاں کی اب زوجہ تم / تو یاں کیوں نہ ہو نام عصمت کا گم
گنہ صحبتوں سے بھی ہوتا ہے یار / اگر ہو نشیں ایک دو عذار
ضروری خطر اس میں ہوئے بپا / ہے اس واسطے مہربانو منا

وکم ذنب مولدہ اقتراب ترجمہ: بہت سا گناہ ایسا ہے جس کا پیدا کرنے والا امرد اور عورت کا نزدیک بیٹھنا ہے۔

گنہ ہوتے ہیں صحبتوں سے تمام / اسے یاد رکھ گر تو ہے نیک نام
نہ مل بیٹھ بھاوج دیور سے کبھی / نہ نندوسیوں سے بھی ہو مخلوطی
ہے نندوسیوں سے بھی ملنا برا / اسے خوب دل سے سمجھ تو بوا
کہ اک مرد ہے جو کہ محرم ہے راز / ہر اک تن کا تیرے ہو نقد و انباز
وہ پھر غیر ہیں دیور نندوسیاں / رہو دور غیروں سے سب بیبیاں
وگرنہ گنہ ہو زنا کا ضرور / سمجھ لے اسے گر تو ہے ذی شعور

**لاتقربوالزنیٰ انہٗ فاحشۃ وساء سبیلا** ترجمہ: زنا کے قریب بھی مت جاؤ اس لئے کہ وہ بے حیائی اور برا راستہ ہے۔

زنا بے حیائی ہے اے مرد ماں | نہ جا اس کے نزدیک ہرگز میاں
زنا ہے فقط ایک نہ اے جواں | زنا سب ہے جو کرچکا ہوں بیاں
زنا وہ ہے دیور سے بھاوج ملیں | زنا وہ جو نندوسیوں سے کھیلیں
زنا وہ جو شہوت سے دیکھے نظر | زنا وہ جو بھاوج کریں دیور پر
زنا کے سبب سے ہے قحط و وبا | زنا کے سبب سے ہے دوزخ میں جا
یہ ہے فعل انحش کروتم حذر | یہ ہیں کہہ گئے شافع روز حشر
رہو ساتھ شوہر کے اپنے سدا | کہ تا جاؤ دنیا سے خوش ہو ہوا
سنو سالی سلہج و سمدھن اور سمدھ | یہ بے جا میں سب دل لگی کر نہ کد
لعیں ہوتے ہیں سب یہ نزد خدا | رہو دور اے جاں نہ ہو بے حیا
سمجھ اس میں نقصان فقط دو کو ہے | زیاں زبہائے پدر شو کو ہے
گرفتار ہوئیں گے سب اس میں جاں | ملک سب کو دوزخ میں لیں گے کشاں
سنو عورتو! کیسی ہو بے حیا | تمہیں کچھ نہیں بوئے شرم و حیا
کہ اپنا بدن غیر کو دو دکھا | یہی نام عزت کا ہے پارسا
کیا رب نے کیا خوب اپنا شوہر | تمہیں کیا ہے اس میں کمی سیمبر
ہنسو بولو شوہر سے اپنے مدام | کہ ہو سرخرو حق کے یاں نیک نام
قدم رکھو مرضی سے ان کے نہ دور | اسی میں ہے راضی عفو غفور
ہے ناراضی شوہر سے دائم عذاب | نہ جب تک کرے معاف ہوگی خراب
خدا جس سے بیزار ہو یار اگر | تو پھر کیا ٹھکانا ہوا ے ذی خبر
ہے ناراض بھاوج دیور سے خدا | کریں گر بہم مل کے وہ چلبلا
ڈرو دیور بھاوج خدا سے سدا | وگرنہ ہے شیشہ گرم کی سزا
رجالو کرو عورتوں کو منا (منع) | یہ ہے قول خلاق عز و جلا



وللتی تخافون نشوزهن فعظوهن واهجروهن فی المضاجع واضربوهن فان اطعنکم فلا تبغوا علیهن سبیلا۔ ترجمہ: اور وہ عورتیں جن کی نافرمانی سے تم خوف کرتے ہوان کو پہلے نصیحت کرواوران کوخواب گاہوں میں دور کرو اور ان کو مارو۔ پس اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو پھران پر کوئی دوسراراستہ نہ ڈھونڈو۔ اور اگر تمہاری بات نہ مانیں تو طلاق دینے کا تمہیں اختیار ہے۔ اس میں بھی آسان راستہ تلاش کروتا کہ بعد میں تمہیں افسوس نہ کرنا پڑے۔

تیری بی بی اگر ہو بری راہ پر | منع کر اسے مرد نیکو سپر
بقول خدا ہم بہ قول نبی | نصیحت کرو خوب کر دل لگی
نہ مانے کہنا گر وہ تیرا بدیں | تو پھر چھوڑ باہم نہ ہو ہم قریں
اگر ترک صحبت نہ ہو سود مند | تو ہے ضرب و کوبی خدا کو پسند
مگر مار ایسی نہ ہو جس میں ڈر | کہ آجائے مطلق بدن پر ضرر
بھلائی کی خاطر یہ ہے سود مند | دگرمار عورت کا کب ہے پسند
اگر اس سے وہ باز آئی نہیں | تو پھر چھوڑ طلاق دے کر بدیں
جو تو پھر رہا ساتھ اس کے لگا | تمہیں ہونے دیوث میں شک کیا

الدیوث لایدخل الجنة

ترجمہ: دیوث جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

وہی ہوگا دیوث اے جان جاں | کرے دل سے جو پیروی زنا
نہیں اس کو ہووے گی جنت نصیب | یہ فرما گئے ہیں خدا کے حبیب
مثل اس کی جورو ہنسی دیور سے | منع اس کو شوہر اگر نہ کرے
ہوا بس وہ دیوث اے نیک ذات | نہیں اس کے پیچھے ہے جائز صلوٰت
کرو مہرباں اپنی زن کو منا (منع) | کہ تا رہویں دیور سے بھاوج جدا
رہیں سالی بہنوئی سے بھی جدا | وہ گر نہ کریں گی وہ دوزخ میں جا

ذرا اب بھی غیرت کو تم راہ دو
محارم ہوا سب سے پردہ کرو
لکھوں گا کتاب ایک اے خوش خصال
بہ تشریح اس میں محارم کا حال
طوالت کی خاطر نہ دی طول یاں
فقط دیور بھاوج کو دی تازیاں
یہاں تک بقول صحیح بیبیاں
کہا تم کو دوزخ سے تا ہو اماں
اب آگے ہو میرا سبھوں کو سلام
جو ہیں پیرو راہ خیرالانام
الٰہی ہو مقبول ہر دل کتاب
کہ ہے راہ تیری کی دُرِّ خوش آب
ہوی تیری سو چار ہجرت نبی
اور اول جمادی کی اکیس تھی
محلی کیا صبح دم یہ تمام
شفیع امم پر ہزاراں سلام
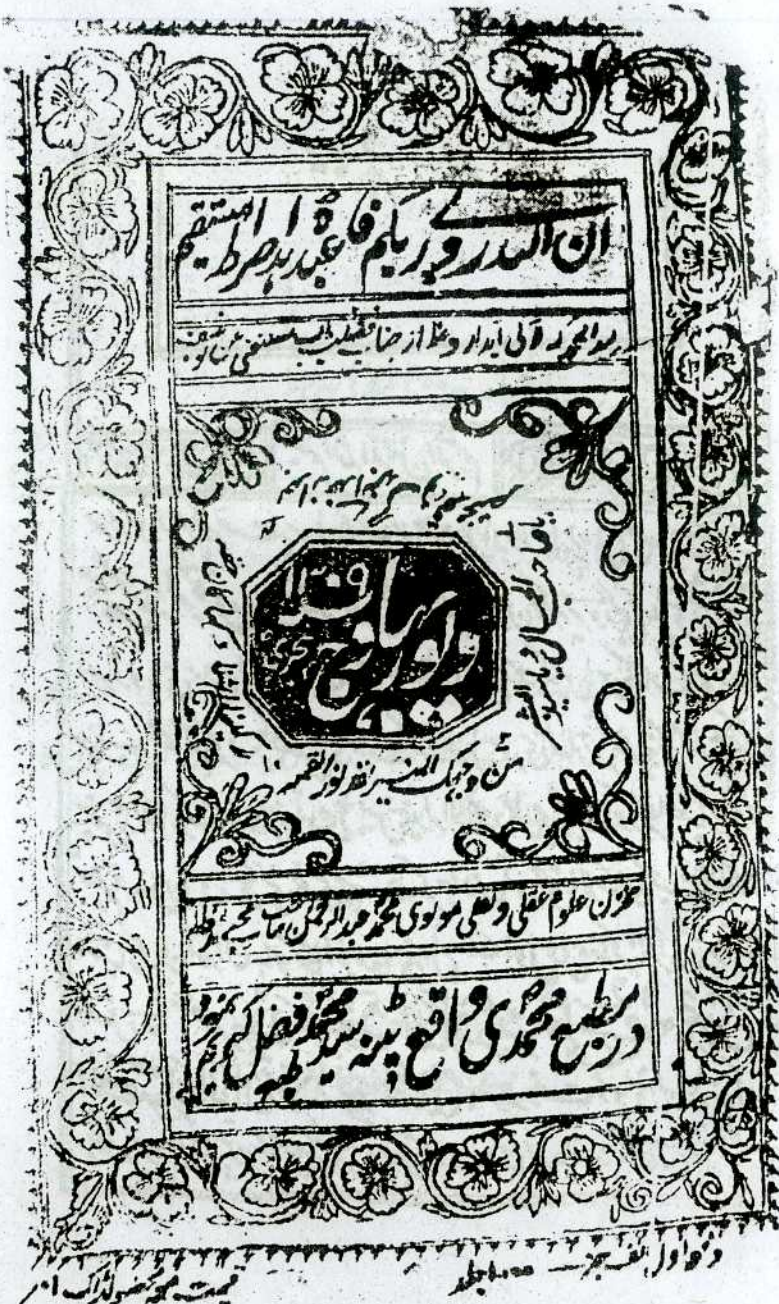
تمت



در مطبع محمدی واقع پٹنہ

## دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]



# الجامعة الواجدیہ

موسی پور ترونی، نزد واجد پور قلع گھاٹ، دربھنگہ، بہار

عصری علوم وفنون کے ساتھ دینی تعلیم ک حسین سنگم اور اسکولی انتظامات سے بہتر خرد ونوش اور رہنے سہنے کا معقول نظم ونسق کے لئے اپنے بچوں کا داخلہ درجۂ حفظ وناظرہ اور درس نظامیہ میں کرائیں۔

رابطہ

مفتی فیضان الرحمٰن سبحانی ازہری:

09304514097

# تاثرات اکابر

## محبوب الاولیاء پیر طریقت حضرت علامہ مولانا حافظ محمد حمید الرحمٰن قادری
### سجادہ نشیں آستانہ سرکار مجی پوکھریرا شریف

خدائے قدیر اپنی رحمت خاص سے میرے حسینی نواسہ عزیز گرامی قدر مولوی ریحان رضا انجم رحمانی سلمہ کو فکر وشعور کا وافر حصہ عطا فرمائے، مجی شناسی کی نئی نئی راہ ہموار کرتے رہنا جن کا خاص مشغلہ بن گیا ہے۔ شمارہ کو انہوں نے میری سرپرستی سے منسوب کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو غیبی فتح ونصرت عطا فرمائے آمین۔

## شیر بہار خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت مفتی محمد اسلم رضوی علیہ الرحمہ
### بانی جامعہ قادری مقصود پور مظفر پور بہار

عزیز القدر حضرت مولانا ریحان رضا انجم مصباحی کی قلمی کاوشیں بارآور ہوں، مولانا ریحان رضا انجم خانوادہ مجی کے وہ شگفتہ ریحان ہیں جن کی علمی، فکری خوشبوئیں ان کی کتابوں میں محسوس کی جاسکتی ہیں۔ حضرت مجی اور خانوادہ مجی پر اب تک جس قدر قلمی کام ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں سب انھیں کی خوشگوار کوششوں کا ثمرہ ہے۔ خدائے تعالیٰ انھیں سلامت رکھے، آمین

## قاضی مہاراشٹر حضرت مفتی محمد اشرف رضا قادری صدیقی
### ادارہ شرعیہ مہاراشٹر ممبئی

مولانا ریحان رضا انجم مصباحی حضرت مجی علیہ الرحمہ والرضواں کے علمی جواہرات ونوادرات کو فرہاد کی طرح کھود کھود کر نکال رہے ہیں اور منصۂ شہود پر لانے کے لئے سیماب کی طرح بے قرار ہیں، مولیٰ تعالیٰ ضیائے مجی سے عالم کو روشن کردے آمین۔

Printed by : Public Art Press, Patna # 9334163383